سوال 1: دین اور مذہب میں کیا فرق ہے؟ دلائل کے ساتھ انسانی زندگی میں دین کی اہمیت بیان کریں۔

1) تعارف:

انسانی زندگی گزارنے کیلئے ہر انسان کو باقاعدہ ایک اصول و ضابطہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اصول و ضوابط وہ قواعد ہیں جن کے بغیر زندگی گزارنے کا ڈھنگ مکمل نہیں ہو سکتا۔ انسان نہ تو خود ایسا جامع بنا سکتا ہے نہ ہی اُن پر اُس طرح سے عمل پیرا ہو سکتا ہے جس طرح ایک دین اُسکو فراہم کرتا ہے۔ "دین اور مذہب" ملتے جلتے سمجھے جاتے ہیں لیکن ان میں خاصا فرق ہے۔ دین اور مذہب اصطلاحی اور لغوی معنی میں، مفاہیم میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں اور دین انسانی زندگی میں بہت اہمیت کا حامل ہے جو اجتماعی و انفرادی، معاشی و معاشرتی، اقتصادی، مالی، سیاسی و عسکری بشمول زندگی کے ہر پہلو میں اہمیت فراہم کرتا ہے۔

2) دین کے لغوی معنی اور اصطلاحی معنی:

دین کے لغوی معنی "حکم ماننا، اطاعت کرنا" یا "امن وسلامتی" یا "غلامی" کے ہیں۔ اصطلاح میں دین سے مراد اللہ کی عبادت، اسلامی احکام کا نفاذ اور اطاعت و بندگی کے ہیں۔ اسکا مطلب قرآن نے جو "الدین" کا لفظ استعمال کیا ہے جسکا مطلب "The Deen" مطلب خاص دین، جو اللہ نے انبیاء کرام کے ذریعے نازل فرمایا جسکی احکام و شریعت کا نزول قرآن مجید اور احادیث و سنت سے ملتا ہے۔

بقول ڈاکٹر حمید اللہ:

"روئے زمین پر انسان ایک ایسی مخلوق تھا جو اپنی زندگی کے مقصد سے نا آشنا تھا اسکو

"الدین" کی اشد ضرورت تھی جسکی بابت تکمیل رسول ﷺ نے کی اور ہر شخص اس ضابطے سے مستفید ہوا۔

(اسلام کا تعارف ۱۴۹-150)

قرآن بھی الدین کی وضاحت کرتا ہے اور اسلام کو دین قرار دے کر ہر شخص کو اس سے منسلک کرتا ہے جو کہ اس کشتی کا بیڑا کر ایک مکمل ضابطہ حیات، زندگی گزارنے کا چارٹر ہے قرآن کریم میں ارشاد ہے:

"دین تو اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے"

(آل عمران: ۱۹)

یعنی قرآن نے اسلام کو دین قرار دے کر یہ واضح کر دیا ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس کے سوا اور کوئی دین نہیں اور یہی مکمل ضابطہ حیات ہے

2- مذہب کا لغوی اور اصطلاحی معنی:

مذہب کا لفظ "ذھب" سے نکلا ہے جس کا معنی ہے راستہ اختیار کرنا یا چلنا کے ہیں مذہب کا اصطلاحی معنی وہ راستہ ہے جس پر انسان چلتا ہے اور وہ طرزِ عمل اختیار کرتا ہے

ڈاکٹر وائٹ ہیڈ کے مطابق:

"مذہب روحانیت پر موجودہ اعتقادات کا نام ہے"

مذہب کی تعریف **اے۔ بی ٹیلر** کے مطابق:

مذہب ایک ایسا طرزِ عمل ہے جو فکر و فلسفہ ہے
روحانیت پر عقیدہ کا نام ہے اور فکر و فلسفہ ہے
جو انسانی زندگی کو ایک گزارنے کا طرز فراہم
کرتا ہے مزید برآں **کائنات کے مطابق "ہر فلسفہ کو خدائی حکم"** سمجھنا مذہب ہے یعنی زندگی
گزارنے کا جو بھی طریقہ ہے اور جو بھی فرض ہے
وہ خدا کے [illegible] وفادار کا حکم گردان کرتا اور
اس پر عمل کرنے کا نام مذہب ہے دنیا کے عالم میں
بے شمار مذاہب ہیں لیکن دین صرف ایک ہی ہے۔

(3) مذہب اور دین میں فرق :

(1) واحدنیت پر یقین اور شرک کی آمیزش کا فرق :

دین اللہ کی واحدنیت پر اقرار کا نام ہے دین صرف
خدا کے بزرگ و برتر کو ایک اور واحد ماننے پر
اقرار کا نام ہے یعنی اللہ کے ساتھ کسی کو
شریک نہ کرنا اور اس کو خالق و مالک تصور کرنا
دین ہے

"ہر گناہ کی معافی ہے سوائے شرک کے" (صحیح بخاری)

جبکہ مذہب واحدنیت کا قائل نہیں مذہب کے مطابق
خدا بہت سارے ہیں دنیا میں کئی مذاہب ہیں
جو تثلیث یعنی "تین خدا" عیسائیت "یہودی"
حضرت عزیر کو خدا کا بیٹا مانتے تھے
اور ہندوؤں کے ہزاروں کی تعداد میں خدا ہیں
جو کہ جسم شکل میں موجود ہے لوگوں سے
اہم فرق واحدنیت کا ہے جو کہ **"الدین"**
نے واضح کر دیا ہے

"اسلام کے بارے میں 100 سوال" : علامہ محمد غزالی

(ii) آخرت پر یقین کامل اور دنیاوی زندگی کو مستقل ٹھکانہ سمجھنے کا تضاد:

دین اخروی زندگی پر یقین کا نام ہے یعنی قیامت کا واضح ہونا، حساب و کتاب، جزا و سزا، اعمال کا حساب اور جنت و دوزخ میں داخل کیا جانا دین کا عقیدہ ہے "اور وہ آخرت پر بھی کامل یقین رکھتے ہیں" (البقرہ ۵:۶)
جبکہ مذہب میں اخروی زندگی کا کوئی تصور نہیں مذہب دنیا کو مستقل ٹھکانہ سمجھتا ہے مذہب کے نزدیک انسان کی روح بھی فنا ہو جاتی ہے

(iii) حلال و حرام کا تضاد:

دین حلال و حرام، کسب حلال معاش پر اعتقاد کا نام ہے جبکہ مذہب میں حلال و حرام کی کوئی پابندی نہیں مذہب میں سود، ربا، حرام جانوروں، مردار کھانے پر کوئی ممانعت نہیں جبکہ دین زکوٰۃ، حلال جانور، سود کی ممانعت کرتا ہے جیسے کہ قرآن پاک میں ارشاد ہے
"اور انکے مالوں سے صدقہ لو اور انہیں پاک کرو" (التوبہ ۹:)
مذہب میں صدقہ، زکوٰۃ اور پاک اور تزکیہ نفس کا کوئی تصور نہیں۔

(iv) انبیاء کرام پر اعتقاد کا اختلاف:

دین آدمؑ سے لیکر محمدؐ کے آخری الزماں ہونے پر اعتقاد کا نام ہے جبکہ انبیاء کرام پر اختلاف پایا جاتا ہے سب پر ایمان نہ لانا شرک نہیں کرتا ہے جبکہ مذہب جیسے کہ "یہودی" سب انبیاء کرام پر ایمان

نہیں لاتے وہ حضرت ابراہیمؑ اور حضرت موسیٰؑ پر تو ایمان رکھتے لیکن اپنی ذاتی انا کے باعث آخری الزماں رسولؐ کے نبی ہونے کا انکار کرتے ہیں۔ جو کہ شرک ہے اور کھلم کھلا جنگ کے سوا کچھ نہیں

(v) الہامی کتابوں پر اعتقاد کا اختلاف:

"الدین" تمام الہامی کتابوں جو کہ اصلی حالت میں ہوں جن میں کوئی تغیر و تبدیلی نہ ہو اُن پر ایمان لانے کا نام ہے جبکہ مذہب جو صرف اپنی کتاب پر یقین رکھنے کے سوا کسی اور الہامی کتاب پر یقین نہیں رکھتے۔ جیسا کہ عیسائی "مقدس انجیل" جو کہ تغیر میں ہے اور تحریف شدہ ہے جبکہ قرآن اپنی اصلی حالت میں 1400 سال سے محفوظ ہے

(vi) جنگ و جدول کے مقاصد پر اختلاف:

"دین" جنگ و جدل کا مقصد امن و آشتی پھیلانا، اسلامی ریاست کا دفاع اور بقائے عالم کا فروغ دینا ہے اور دین میں جنگ کا مقصد امن پھیلانا ہے اور اللہ کی راہ میں لڑنے کا نام ہے

"جو اس کی راہ میں اس طرح
لڑتے ہیں گویا سیسہ پلائی
دیوار ہیں"
(الصف: 3)

دین جنگ میں شہید ہونے والوں کو اجر و انعام سے نوازتا ہے دین میں جنگ کا مقصد **مادیت** سے پاک ہے جبکہ دیگر مذاہب میں جنگ کا مقصد دولت کا ارتکاز اور **مادہ پرستی** ہے جبکہ دین دولت کے ارتکاز کی مخالفت کرتا ہے

(4) انسانی زندگی میں دین کی اہمیت:

"الدین" انسانی زندگی کو وہ ضابطہ حیات بخشتا ہے جو دنیا کا ہر مذہب دینے سے عاری ہے الدین اللہ کا وہ ضابطہ ہے جس نے بنی نوع انسان کو زندگی کے ہر پہلو میں رہنمائی دے کر، معاشی و معاشرتی، اقتصادی و عسکری، اجتماعی و انفرادی، سیاسی و مالیاتی، اخوت و بھائی چارہ، امن عالم کا قیام، اللہ سے محبت، جمہوری و حقیقی طرزِ عمل، ا مقصد پہلو عطا کیے جسکے بغیر اس پر ارض پر وہ جاندار نہ کوئی بنا سکتا نہ ہی اس پر عمل پیرا ہو سکتا"

(ڈاکٹر حمید اللہ: اسلام کا تعارف میں)

(1) باطنی و جسمانی و روحانی اصلاح:

دین انسان کا تزکیہ کرتا ہے وہ روحانی و باطنی اصلاح فراہم کرتا ہے مذہب صرف باطنی حد تک محدود ہے جبکہ دین روحانی صفائی، تزکیہ نفس کی اصلاح کا حامل ہے

"قد افلح من زکّٰھا" (الشمس: 9)

کامیاب ہوا وہ شخص جس نے اپنے آپ کو پاک کر لیا۔

حقیقی کامیابی باطنی و روحانی اصلاح سے ہے نہ کہ صرف باطنی۔ جو کہ دین ہی طریقہ فراہم کرتا ہے، جو کہ اللہ کی یاد میں موجود ہے، اللہ کا ذکر دل کا اطمینان بخشتا ہے اور روح کو پاک کرتا ہے

(ii) اصلاحِ اخلاق: دین کی روشنی میں:

انسان اور حیوان میں جو فرق ہے وہ اخلاق ہے ایک انسان، بھی اشرف المخلوقات کہلانے کے لائق ہے جب وہ اپنے اخلاق سنوارتا ہے اور حسنِ اخلاق سے پیش آتا ہے رسول ﷺ اخلاق کا اعلیٰ نمونہ ہیں اور دین اسکی وضاحت کرتا ہے

"اور ہم نے آپ کو تمام جہانوں کیلئے رحمت بنا کر بھیجا۔" (الانبیاء: 107)

رسول ﷺ کی اسوہ حسنہ اصلاحِ اخلاق کا ذریعہ ہے

(iii) عجز و انکساری دین کا موضوع:

عجز و انکساری دین سے ماخوذ ہے عرب کی قوم جاہل اور وحشی تھی۔ غلام اور آقا میں بلا کا امتیاز تھا غلام کو جانوروں کی طرح مارا اور پیٹا جاتا تھا، عورتوں کے حقوق مفقود تھے۔ عربی جنگلی تھے جنگ و جدل کا بازار گرم تھا **"الدین"** نے عجز و انکساری پیدا کی اور انسانوں کا احترام سکھایا جو کہ کسی کا پیدا کردہ نہیں ہے نہ ہی انسان ایسا دین بنا سکتا ہے"

(سید ابو الاعلیٰ مودودی: اسلامی تہذیب اور اسکے بنیادی تصورات)

(iv) آزادی و حریت کا فروغ:

مظاہرِ فطرت انسان کے اندر ڈر و خوف کا سر چشمہ تھے بجلی کا کڑکنا، سمندروں کی لہروں اور طوفان انسان جس چیز سے ڈرتا تھا اسی کو اپنا معبود تصور کر لیتا تھا "دین توحید کا تصور خدا تعالیٰ کی ہستی کو واحد ماننا ہے اور یہی انسان کے ابتدائی تصور کا ذریعہ ہے"

(Schimdt: 'The origin and growth of Religion')

(۷) عدل و انصاف کا فروغ دین کی علامت ہے:

دین انسان کو عدل و انصاف سکھاتا ہے انسانوں سے یکساں سلوک کا ذریعہ ہے انسانوں کے درمیان فرق کو مٹاتا ہے

"اللہ انصاف اور احسان کا حکم دیتا ہے" (النحل: ۹۰)

انصاف اور احسان کا فروغ ہی انسانوں میں بھائی چارے اور مساوات کا فروغ ہے اور الدین اسکی وضاحت کرتا ہے۔ جو یہ اصول کی دستی کیلئے ضروری ہے۔

(vi) دین مادیت پرستی سے کنارہ کشی کا ذریعہ:

مغرب اور اسلام میں مادہ پرستی کا فرق ہے مغرب مادہ پرستی کے فروغ کو ترجیح دیتا ہے اور اللہ کی حدود کو پار کرتے ہیں مادیت، لادینیت، جنسی رجحان دین ان سب کی مخالفت کرتا ہے اور [illegible] نظریہ کو فروغ دیتا ہے

سید ابوالاعلیٰ مودودی رقمطراز ہیں:

"تعلیم، فلسفہ، علم، ادب، مذہب، اخلاق، معاشرت وغیرہ کے الگ الگ نظامات ہیں جبکہ دین ایک جامع ضابطہ ہے جو ایک متوازن [illegible] فراہم کرتا ہے"

(اسلامی نظام زندگی اور بنیادی تصورات)

5) خلاصہ بحث:-

دین اور مذاہب و احادیث، اخروی زندگی، مادیت پرستی، حلال و حرام، انبیاء کرام، الہامی کتب پر اعتقادات کا مختلف نظریہ رکھتے ہیں اور "الدین" ایک جامع نقطہ نظر پیش کرتا ہے جو انسان کی زندگی کو مکمل احاطہ عطا کرتا ہے جس کے بغیر کوئی ممکن نہیں۔

یہ کائنات ابھی ناتمام ہے شاید
آ رہی ہے صدائے کن فیکون دم بدم

سوال 2:- روزہ کی اہمیت و فلسفہ، روحانی، اخلاقی اور سماجی اثرات:

(1) تعارف:

روزہ کو اسلامی عبادات میں بہت اہمیت حاصل ہے۔ یہ پانچ ستونوں میں تیسرا ستون ہے جیسے ایک عمارت اپنے ستونوں کے بغیر کھڑی نہیں رہ سکتی ویسے ہی روزہ کے بغیر اسلام و دین کی عمارت کمزور ہے اور کبھی بھی مکمل نہیں ہو سکتی روزہ سے مراد طلوعِ آفتاب سے لیکر غروب آفتاب تک اللہ کی رضا کیلئے بھوک و پیاس، نفس پر قابو اور [illegible] و برداشت، امن و سکون کو فروغ دینا ہے روزہ عظیم عبادت ہے جسکا اجر صرف اللہ کے پاس رہتا ہے یہ انسان کے اندر الٰہی استعداد پیدا کرتا ہے جسکے بغیر دین مکمل نہیں

2: روزہ کے لغوی و اصطلاحی معنی:

روزہ کیلئے قرآن نے "صوم" کا لفظ استعمال کیا ہے جسکے مطلب **"رک جانا" "تھم جانا"** خود کو کسی کام سے روک لینا کے ہیں روزہ کے اصطلاحی معنی

"طلوعِ آفتاب سے لے کر غروبِ آفتاب تک اپنی نفسانی و جسمانی خواہشات سے اجتناب کا نام "صوم" یعنی روزہ ہے"

(تبیان القرآن: ماخذ)

روزہ محض کھانے پینے سے اجتناب کا نام نہیں بلکہ نفسانی خواہشات سے اجتناب کا نام بھی ہے

(3) روزے کی اہمیت و فرضیت:

روزہ 2ھ کو فرض ہوا یہ اسلام کا تیسرا اہم رکن و ستون ہے قرآن و حدیث میں بار بار روزہ کی اہمیت پر زور دیا گیا ہے اللہ نے انسانوں کو رمضان کا تحفہ عطا کیا جس میں ہر مسلمان

مرد و عورت پر روزہ فرض کیا گیا

(4) قرآن و احادیث کی روشنی میں روزہ کی اہمیت و فرضیت:

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"اے ایمان والو تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ"

(البقرہ: 183)

اللہ نے ہر قوم پر روزے فرض کیے تاکہ وہ پرہیزگار رہیں اور اس کا ثواب بھی خدا نے بزرگ و برتر نے فرض کیے اس طور پر رکھا ہے جیسے کہ ایک حدیث قدسی ہے جس میں اللہ نے اجر بیان کیا

حدیث قدسی:

"روزہ میرے لیے اور میں ہی اس کا اجر دوں گا"

روزہ گناہوں سے ڈھال کا ذریعہ ہے جیسے ڈھال تمام حملوں کو ناکام بنا دیتی ہے ویسے ہی مثال روزہ کی ہے جو تمام گناہوں سے انسانی جسم کو محفوظ رکھتا ہے

"روزہ ڈھال ہے" (صحیح بخاری)

زکوٰۃ سے مال پاک ہوتا ہے اور اس کا زوال دولت سے بچاؤ کا ذریعہ ہے ویسے ہی بدن کی زکوٰۃ روزہ ہے

"ہر چیز کی زکوٰۃ ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے"

(ابن ماجہ)

مندرجہ بالا احادیث و قرآنی آیات سے روزہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے

(5) روزہ کے روحانی، اخلاقی و سماجی اثرات:

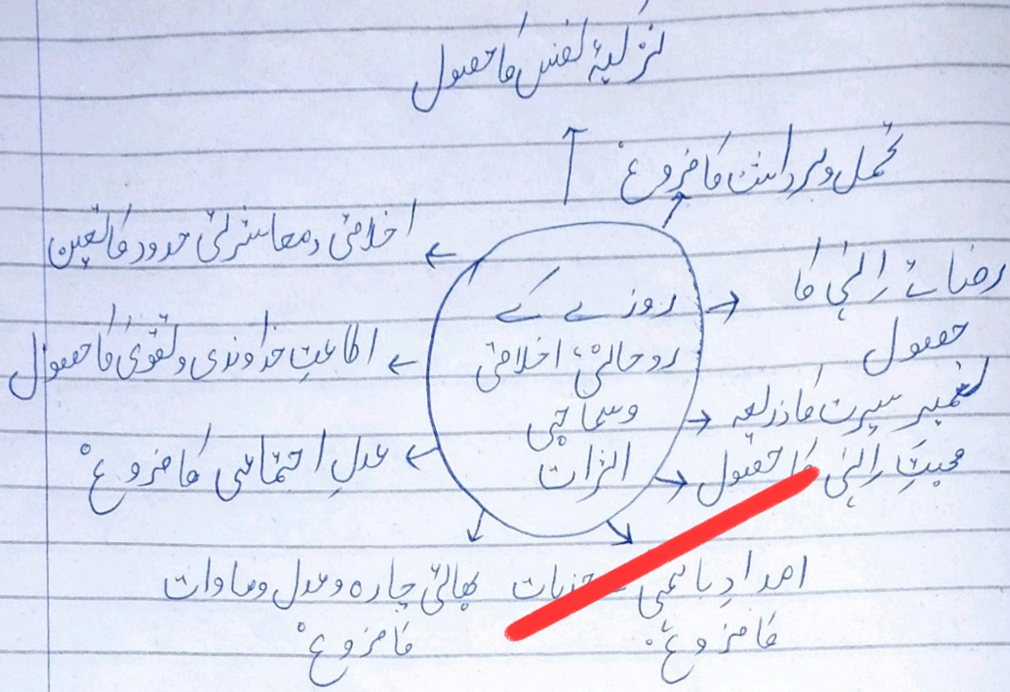

(i) تزکیہ نفس کا حصول:

روزہ ڈھال ہے یہ انسان کو گناہوں سے بچا کر رکھتا ہے اور نفس کا تزکیہ کرتا ہے "تزکیہ" کے معنی پاک کے ہیں اور یہ روحانی و باطنی اصلاح کا ذریعہ ہے

"کامیاب ہوا وہ (شخص) جس نے اپنے نفس کو پاک کیا" الشمس (9)

قرآن کریم بھی اس شخص کو کامیاب قرار دیتا ہے جو اپنے نفس کو پاک کرتا ہے

(ii) تحمل و برداشت کا فروغ:

روزہ تحمل و برداشت سکھاتا ہے جب انسان صبح سے شام بھوکا پیاسا رہتا ہے تو وہ صبر کرنا سیکھ جاتا ہے

"بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے" (البقرہ: 153)

صبر و تحمل و برداشت زندگی گزارنے کے بہترین اصولوں میں سے ہے زندگی میں بے شمار اتار چڑھاؤ آتے ہیں جو انسان کو بے بس کر دیتے ہیں روزہ ایک ٹریننگ میں اہم کردار ادا کرتا ہے

(iii) تعمیر سیرت کا ذریعہ:

سیرت انسان کی شخصیت کا خاصہ ہے رسول ﷺ کی اسوہ حسنہ سے ہمیں اخلاقی اصلاح اور تعمیر سیرت کے اصول ملتے ہیں

"اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو پرہیزگار ہے"

(الحجرات: 13)

اللہ کے نزدیک عزت و مرتبہ کا مقام اس شخص کا زیادہ ہے جو پرہیزگار ہے جس سے مراد بلند سیرت و مرتبہ والا شخص ہے

(iv) خدا کے مطلق حکمران کی محبت کا حصول:

اللہ کی محبت کا حصول روزہ ہے خدا کے مطلق حکمران کی محبت اسی وقت حاصل کی جا سکتی ہے جب اس کی اطاعت و فرمانبرداری کی جائے اور اس کا حکم مانا جائے زندگی گزارنے کا وہ ڈھنگ جو خدا نے سکھایا اس پر عمل کیا جائے

"اللہ ہی آسمان و زمین کی روشنی ہے"

(النور: 35)

کیونکہ اللہ زمین و آسمان کی روشنی ہے اگر نور سے محبت کا فروغ نہیں ہوگا تو مادہ پرستی کی طرف انسان مائل ہو جائے گا "نور الہی پانے کیلئے اسلام کے بنیادی ارکان پر عمل پیرا ہونے سے خدا کا نور اور محبت کا حصول ہوتا ہے"

(سید ابو الاعلیٰ مودودی)

(v) اطاعتِ خداوندی و تقویٰ کا حصول

دین کے احکامات پر عمل کا انعقاد انسان کو اطاعتِ خداوندی کا پابند بناتا ہے کیونکہ اطاعت خداوندی ہی راہِ نجات ہے

"ایمان والے سب سے زیادہ اللہ سے محبت کرتے ہیں" (البقرہ : 165)

انسان محبتِ الٰہی کا مالک بن جاتا ہے اور یہ اطاعت خداوندی سے حاصل ہوتا ہے۔

(vi) امدادِ باہمی کا جذبہ:

مسلمان ایک محبت کی صورت اختیار کیے ہیں جس میں ہر مسلمان کو ہمدردی کا احساس ہوتا ہے اور ایک دوسرے کی تکالیف دور کرنے کا حصول ہوتا ہے

"جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے تو گویا لوٹنے تک جنت کے باغات میں ہوتا" (مسلم)

امدادِ باہمی کے حصول و عمل سے خدا تعالیٰ نے مسلمان کو جنت کی بشارت دی یعنی روزہ ثواب کمانے کا ایک سلسلہ ہے۔

(vii) اخوت و مساوات و بھائی چارہ:

روزہ انسان کو بھائی بھائی بنا کر رکھتا ہے جب انسان اپنی نفسانی و جسمانی خواہشات پر قابو پاتا ہے تو وہ دوسرے بھائی کا بھی درد سمجھتا ہے اور اخوت و مساوات کو فروغ ملتا ہے

"مسلمان مسلمان کا بھائی ہے نہ ہی وہ اُسے ایذا پہنچاتا ہے نہ تکلیف دیتا ہے" (صحیح مسلم)

جس سے معاشرہ میں بھائی چارہ کی فضا قائم ہوتی ہے۔

(viii) عدل اجتماعی کا فروغ:

تمام مسلمان ایک ہی جگہ جمع ہو کر سحر و افطار اور ایک ہی وقت کی پابندی کر کے روزہ رکھنے سے عدل اجتماعی کو فروغ حاصل ہوتا ہے اور انسان عدل و انصاف کا پیکر بن جاتا ہے

"فیصلہ کرو تو عدل سے کرو" (النساء: 58)

جب فیصلہ عدل و انصاف سے ہوگا تو معاشرہ عدل و انصاف سے امن و آشتی کا سفر کرے گا تمام حقوق مساوی فراہم ہوں گے روزہ و نماز و حج عدل و اجتماعی کو فروغ دیتے ہیں

(ix) اخلاقی و معاشرتی حدود کا تعین:

"عصر حاضر میں انسان اخلاقی زوال کا شکار ہے معاشرتی سطح پر انسان اس قدر گر چکا ہے کہ اخلاقی حدود ملیامیٹ ہو چکی ہیں جب انسان اپنی وضع کردہ اصولوں پر قائم نہیں ہوگا تو معاشرہ اخلاقی زوال کا شکار ہوتا ہے"

(اسلام عصر حاضر کی کتاب: وحید الدین)

اخلاقی و معاشرتی حدود کا تعین روزہ و نماز سے ہوتا ہے جو باطنی و جمالی پاکیزگی پر زور دے کر انسان کو اخلاق کے بلند عہدے پر فائز کرتے ہیں

13

(6) خلاصہ بحث:

روزہ جسمانی و باطنی اور روحانیت کا تزکیہ کرتا ہے روزہ ایک اہم عبادت ہے جس کا ثواب خدا کی طرف سے خاص ہے روزہ نہ صرف معاشی و سماجی اثرات کا حامل ہے بلکہ انفرادی و اجتماعی اثرات بھی رکھتا ہے انسان کو اخلاق و سیرت کی بلند سطح پر پہنچاتا ہے روزہ کا مقصد تقویٰ کا حصول ہے اور صبر و استقامت حقیقی طور پر روزہ سے ہی ممکن ہے جس سے مومن کا دل نرم اور باہر سے فولاد بن جاتا ہے

ہو حلقہ یاراں تو بریشم کی طرح نرم
رزم حق و باطل ہو تو فولاد ہے مومن

سوال 7:

خلافتِ راشدہ کے تحت طرزِ حکومت اور اس کی خصوصیات

1) تعارف:

رسولؐ کی خلافت کے بعد خلافتِ راشدہ کا قیام چار خلفاء راشدین نے کیا۔ خلافتِ راشدہ (632 AD - 661 AD) تک چلی۔ خلفائے راشدین نے طرزِ حکومت کا وہ نظام پیش کیا جو مغربی طرزِ حکومت کبھی نہ دے سکی۔ رسولؐ نے "ریاستِ مدینہ" کو وہ ریاست بنایا جو بڑی بڑی سلطنت بھی نہ بنا سکیں۔ ریاستِ مدینہ سے 10 سالوں میں اسلام پورے جزیرۂ عرب میں پھیل گیا اور اسلام پوری دنیا میں پھیلا۔ حضرت ابوبکرؓ (632 - 634 AD) میں خلافتِ راشدہ کی بنیاد رکھی۔ حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ تک چلی اور ایسا طرزِ حکومت قائم کیا جو لوگوں کے لیے روشنی کے چراغ جلاتا رہا۔

write

(2) حضرت ابوبکر صدیقؓ کا طرزِ حکمرانی

حکومت کی تشکیل کے بعد سب سے ضروری کام بہترین اصول بنانے ہیں جن پر حکومت کی بنیاد قائم ہوتی ہے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دور میں فتوحات کی بنیاد قائم ہوئی۔ انہوں نے عرب کو متعدد ضلعوں اور صوبوں میں منقسم کیا جس سے اختیارات دیگر والیوں کو سونپے گئے اور انتظامِ حکومت سہل ہوا۔

(i) عہدہ داروں کی تقرری کا طریقہ:

عہدہ داروں کے انتخاب میں حضرت ابوبکرؓ نے ایسے اشخاص کو ترجیح دی جو ایماندار اور اہل تھے پھر انہی مقامات سے ترجیح دی جہاں پر وہ پہلے کام کر چکے تھے

مکہ: سیدنا عتاب بن اُسیدؓ
طائف: سیدنا عثمان بن ابی العاصؓ
بحرین: علاء بن الحضرمیؓ

کو مامور فرمایا اور اُنکو مزالقن سمجھاتے ہوئے نہایت موثر الفاظ میں سلاست روی و تقویٰ کی نصیحت بھی فرمائی۔

"خلوت و جلوت میں خوف الٰہی کا دامن تھامے رکھو کیونکہ جو اللہ سے ڈرتا ہے اللہ اُس کیلئے ایسی سبیل بناتا ہے جو اُسکے گمان میں بھی نہیں ہوتی"

(حضرت ابوبکر صدیقؓ)

اِسی طرح یزید بن ابوسفیان کو شام کی امارت سپرد کرتے ہوئے Nepotism (اقربا پروری کو فائدہ) پہنچانے سے مخالفت کی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا دورِ حکومت سب سے مختصر تھا دو سال اور کچھ ماہ جس سے اُنکو مزید حکومت قائم کرنے کا موقع نہ ملا۔

(ii) حضرت عمر فاروقؓ کا طرزِ حکومت:

سیدنا حضرت عمر فاروقؓ کا طرزِ حکومت سب سے روشن مثال ہے حضرت عمر فاروقؓ نے باقاعدہ عدالتوں کا نظام رائج کروایا محکمہ قضاء کے اصول رائج کروائے۔ **حضرت شفاء بنت عبداللہ** کو بازار کا انچارج مقرر فرمایا۔ طرزِ حکمرانی کی بہترین مثال ہے۔

(iii) محکمہ پولیس کا قیام:

محکمہ پولیس کا قیام حضرت عمرؓ کے دور سے آغاز ہوا۔ اِس کیلئے حضرت عمرؓ نے باقاعدہ ایک صحابی کا گھر خریدا

سیدنا عمرؓ کے دور کے پہلے **صفوان بن امیہ** کا گھر چار ہزار درہم میں خرید کر اس کو جیل خانہ بنایا گیا

(ب) بیت المال کا قیام:

خلافت فاروقی سے پہلے باقاعدہ مستقل خزانہ کا وجود نہ تھا بلکہ جو کچھ آتا اسی وقت تقسیم کر دیا جاتا تھا حضرت عمرؓ نے باقاعدہ مشاورت سے مدینہ منورہ میں ایک مرکزی بیت المال اور اس کی دیگر شاخیں دیگر صوبوں اور ضلعوں میں قائم کروائیں اور دیگر خزانے کے اخراجات مقرر کیے جہاں سے مصارف ادا کیے جاتے تھے

(ج) انفراسٹرکچر کی تعمیر:

خلیفہ دوم کے عہد میں جتنی تعمیرات کا آغاز ہوا دنیا کسی کے دور میں نہیں ہوا حضرت عمرؓ نے **نہری نظام** رائج کروایا نہریں کھدوائیں، سڑکوں اور پلوں کی تعمیر کروائی، مہمان خانے اور مسافر خانے بنوائے، کنویں کھدوائے ہر جگہ کی رہائش کیلئے عمارتیں بنوائیں، مساجد تعمیر کروائیں، ہر منزل پر چوکیاں غرض **17ھ** تک انفراسٹرکچر کا نظام اعلیٰ و مضبوط ہوا

(ح) فتح عراق:

شام ایران کی فتح کے بعد عراق کی فتح میں بھی حضرت عبدالرحمن بن عوفؓ، سیدنا بلالؓ، سیدنا عمرؓ بذات خود اس بات پر بضد تھے کہ تمام مفتوح علاقے یا تو سپہ سالاروں کو دے دیے جائیں یا ادھر کے باشندوں کو ہی دے دیے جائیں اس کے بعد حضرت عمرؓ نے **عراق کی پیمائش** کروائی۔ اگرچہ خراج و عشر کا طریقہ رسول کے عہد میں قائم ہو چکا تھا لیکن

اتنا مضبوط و مرکوز نہیں تھا جتنا حضرت عمرؓ کے دور میں ہوا تجارت پر 15% ٹیکس نافذ کیا اور غیر ملکی مال پر بھی ٹیکس لگایا

(عہد خلافت راشدہ : ڈاکٹر حمید اللہ)

(خ) حضرت عمرؓ کے عہد میں محکمہ ریکارڈ کا قیام

اسلامی تاریخ میں خلیفہ دوم نے سب سے پہلے روزنامچہ متعارف کروایا جسکا مشورہ "والی ہرمزان" نے دیا اس نے حضرت عمرؓ سے کہا "آپ نے اس جنگ میں لوگوں کے درمیان مال تقسیم کر دیا ہے تو آپ اس کا حساب کیسے جانیں گے" اور حضرت عمرؓ کو "روزنامچہ" مقرر کرنے کی صلاح دی" جسکے بعد حضرت علی ابن طالبؓ نے بھی اس پر مشورہ دیا

(iii) حضرت عثمانؓ کا طرز حکومت:

سیدنا فاروقؓ نے ملکی نظام کا طریق کار رکھا حضرت عثمانؓ نے بھی اسی طرح قائم رکھا مختلف شعبوں میں جس قدر محکمے قائم ہو چکے تھے ان کی مضبوطی اور مزید ترقی میں کام کیا۔ یہ اسی نظام کا اثر تھا کہ ٹیکس اور ریونیو میں غیر معمولی اضافہ ہوا۔ سیدنا عمرؓ کے عہد میں مصر کا ٹیکس 20 لاکھ دینار لیکن عہد عثمانی میں 40 لاکھ تک پہنچ گیا

(1) بیت المال کی توسیع:

جدید فتوحات کے بعد ٹیکسوں میں بھی اضافہ ہوا تو بیت المال کی توسیع کروائی گئی کیونکہ مصارف میں بھی اضافہ ہوا۔ سیدنا عمرؓ امہات المومنین کو دو دو درہم اور عوام کو

ایک ایک درہم دیتے تھے جو کہ اسی طرح قائم رہا
بیت المال میں سے حضرت عثمانؓ نے لوگوں
کا کھانا بھی مقرر کیا غریبوں اور مساکین
کیلئے وظیفہ بھی مقرر فرمایا بیواؤں اور
یتیموں کیلئے بھی وظائف بڑھائے

(خلفائے راشدین: ڈاکٹر محمد حمید اللہ)

(ب) تعمیرات میں اضافہ:

حکومت کا دائرہ کار جس قدر وسیع ہوتا گیا
تعمیرات میں بھی اضافہ ہوتا گیا مسلمانوں اور مسافروں
کیلئے مہمان خانے تعمیر کروائے گئے **کوفہ** میں
مہمان خانہ تعمیر کروایا گیا جس سے مسافروں کا
سفر سہل ہوا

(ا) مسجد نبوی کی توسیع:

حضرت عثمانؓ نے مسلمانوں کی کثرت کے باوجود مسجد
نبوی کی توسیع کروائی انہوں نے نہایت موثر
طریقے سے تمام مسلمانوں اور نمازیوں کی توجہ
اس اہم موضوع کی طرف [illegible] صحابہ کرامؓ کے مشورہ سے **۲۹ھ** میں
مسجد نبوی کی شاندار عمارت تعمیر کروائی جوڑائی میں کوئی تغیر نہ ہوا البتہ لمبائی
50 گز تعمیر ہوگئی

(۱۷) حضرت علی المرتضیٰؓ کا طرزِ حکمرانی:

سیدنا علی المرتضیٰؓ سیدنا عمرؓ کے نقش قدم پر چلنا
چاہتے تھے لیکن صد افسوس دُکے عہد میں **خوارج**
اور سیدنا عثمان غنیؓ کی شہادت کے حوالے سے
فتنہ و فسادات نے زور پکڑا حتم کیا کہ زیادہ توجہ
فلاح و بہبود کی طرف گئی ہی نہیں حضرت علیؓ
فتنہ و فسادات پر قابو پانے اور "جنگ جمل"
وغیرہ میں فتوحات پر لگے رہے

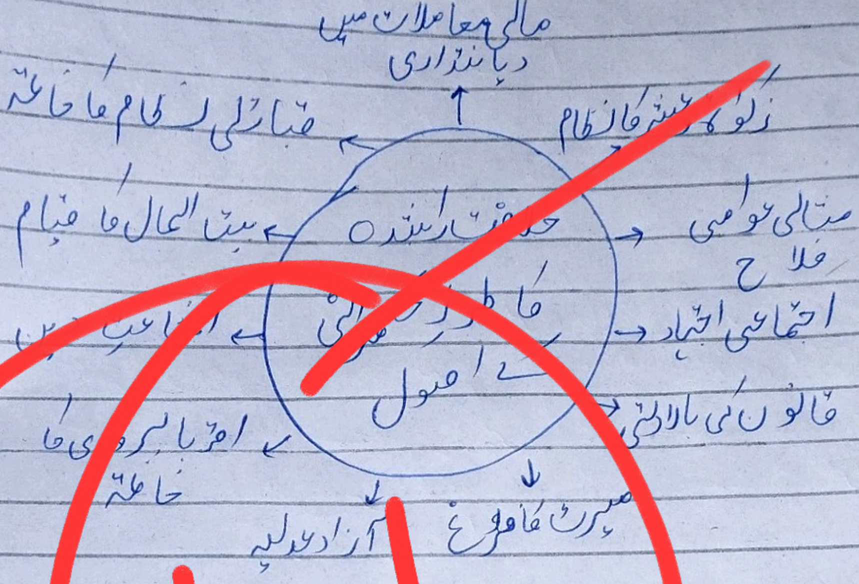

ملت کے ساتھ رابطہ استوار رکھو
پیوستہ رہ شجر سے امید بہار رکھو